اعلیٰ حضرت

اغیار کی نظر میں

مرتب

حضرت علامہ مظفر حسین قادری مصباحی

ناشر

دارالعلوم اہلِ سنت انوارالقرآن • غوثیہ جامع مسجد

و فدایانِ مسلک اعلیٰ حضرت

آزادنگر، انصار مارکیٹ، انکلیشور، بھروچ، گجرات

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و
نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان
کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کیے جانے والے
اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور
والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب بھی کوئی پوچھتا ہے اہل سنت کی سند
پیش کردیتے ہیں ہم تو اعلیٰ حضرت کی سند
جس کا چہرہ کھل اٹھے احمد رضا کے نام پر
گویا اس کو مل گئی دنیا میں جنت کی سند

اعلیٰ حضرت
اغیار کی نظر میں

مرتب
حضرت علامہ مظفر حسین قادری مصباحی

ناشر
دارالعلوم اہلِ سنت انوار القرآن غوثیہ جامع مسجد وفدایانِ مسلک اعلیٰ حضرت
آزادنگر، انصار مارکیٹ، انکلیشور، بھروچ، گجرات

نام کتاب : اعلیٰ حضرت اغیار کی نظر میں

نام مرتب : حضرت علامہ مظفر حسین قادری

نظر ثانی : مولانا محمد امتیاز رضوی

کمپوزنگ : محمد زبیر قادری (موبائل:09867934085)

پروف ریڈنگ : حافظ محمد صابر رضوی

سن طباعت : اپریل ۲۰۱۴ء

صفحات : ۱۶

تعداد : ۱۰۰۰

ناشر

دار العلوم اہلِ سنت انوار القرآن غوثیہ جامع مسجد وفدایانِ مسلک اعلیٰ حضرت

آزاد نگر، انصار مارکیٹ، انکلیشور، بھروچ، گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرفِ انتساب

○ امام المتکلمین، رأس المفسرین، خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل، فخر الاماثل، حضرت علامہ مفتی حکیم سید **محمد نعیم الدین** محقق و مفسر مرادآبادی قدس سرہٗ الہادی

○ رئیس الاتقیا، قدوۃ الاصفیا، مرشدِ برحق، قطب عالم، مفتیِ اعظم عالم حضرت العلام الشاہ آل الرحمٰن **محمد مصطفیٰ رضا** خاں قادری برکاتی نوری علیہ رحمۃ القوی

○ شیر بیشۂ اہلِ سنت، مظہرِ اعلیٰ حضرت، امام المناظرین، غیظ المنافقین ابوالفتح عبید الرضا حضرت علامہ ومولانا مفتی الشاہ **محمد حشمت علی** خاں قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ

○ استاذ العلماء، جلالۃ العلم، حافظ الملۃ والدّین حضرت العلام الشاہ **عبد العزیز** محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ

○ وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم عالم، تاج العارفین، قاضی القضاۃ فی الہند، فقیہ اعظم، تاج الشریعہ، مرشدنا، مولانا وملجانا حضرت علامہ الشاہ مفتی **محمد اختر رضا** خاں قادری برکاتی رضوی ازہری مدظلہ العالی والنورانی

کے نام جن کی نگاہِ کیمیا اثر نے کتنے ہی گم گشتگانِ راہ کو راہ یاب اور کتنے ہی ذرہائے بے مقدار کو ہم دوشِ ثریا بنا دیا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الفقیر محمد مظفر حسین

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سنیت کی پہچان

مولانا غلام مصطفےٰ صاحب اپنی کتاب سفر نامہ حرمین ص:۶۶ میں رقم طراز ہیں کہ:
ہم لوگ ایک ساتھ بصورت وفد علمائے حرم سے ملاقات کو حاضر ہوتے۔ ہمارے وفد کی پہلی ملاقات حضرت مولانا مفتی سعد اللہ مکی سے ہوئی جو نہایت ہی معمر بزرگ ہیں۔ تقریباً تیس سال بمبئی میں رہ چکے ہیں۔ اب آخری عمر میں پھر مکہ شریف کی سکونت اختیار فرمالی ہے۔ علامہ موصوف نے فرمایا کہ بلادِ عرب میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ڈنکا بج رہا ہے اور علمائے حرمین طیبین اعلیٰ حضرت سے جس قدر واقف ہیں ہندوستان کے لوگ اس قدر واقف نہیں ہیں۔ حضرت علامہ سعد اللہ نے ہم لوگوں کو بطورِ امتحان حضرت مولانا سید محمد علوی مالکی کے پاس بھیجا جو اس وقت مکہ شریف کے قاضی القضاۃ ہیں۔ ان کے والد محترم اعلیٰ حضرت کے ہم عصر دوست تھے۔ حضرت علامہ سعد اللہ مکی نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ آپ لوگ علامہ سید محمد علوی سے ملاقات کے بعد صرف اتنا کہیے گا کہ نَحْنُ تَلَامِیْذُ تَلَامِیْذِ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجیے گا کہ اعلیٰ حضرت کے علم و فضل کا سکہ علمائے حرم پر کس قدر بیٹھا ہوا ہے اور علمائے حرم کے دلوں میں اعلیٰ حضرت کا کتنا احترام و وقار ہے۔ بہر کیف ہم لوگ حضرت مولانا سید علوی مالکی مدظلہ العالی کے درِ دولت پر حاضر ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک حسین و جمیل بزرگ تشریف لائے جن کی صورت سے نورِ سیادت کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ سب لوگ تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت مولانا نے حاضرین کو السلام علیکم کہا اور سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اور پھر ہر شخص مصافحہ و دست بوسی کرنے لگا۔ حضرت مولانا نے ہر ہر شخص سے خیریت پوچھی پھر نہایت ہی شیریں اور ٹھنڈا شربت حاضرین کو پیش کیا گیا۔ حضرت مولانا نے ہر شخص کا مقصدِ حاضری دریافت فرمایا اور حاجت روائی فرمائی۔ جب ہم لوگوں کی

باری آئی تو ہم لوگوں نے وہی جملہ دہرایا۔ نحن تلامیذُ تلامیذِ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ یعنی ہم لوگ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

اتنا سنتے ہی مولانا سید محمد علوی سروقد اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور فرداً فرداً ہم لوگوں سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا اور بے حد تعظیم کی۔ پھر دوبارہ شربت وقہوہ پیش ہوا اور انھوں نے اپنی پوری توجہ ہم لوگوں کی جانب مبذول فرمادی۔ ایک آہ سرد بھر کر فرمایا سیدی علامہ مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَحْنُ نَعْرِفُ بِتَصْنِیْفَاتِہٖ وَتَالِیْفَاتِہٖ حُبُّہٗ عَلَامَۃُ السُّنَّۃِ وَبُغْضُہٗ عَلَامَۃُ الْبِدْعَۃِ یعنی ہم حضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی کو ان کی تصنیفات وتالیفات سے پہچانتے ہیں۔ ان کی محبت سنیت کی علامت ہے اور ان سے بغض بدمذہبی کی پہچان ہے۔ اس مجلس میں بڑے بڑے رؤساء مکہ جلوہ افروز تھے اور حضرت مولانا سید محمد علوی کی اس خصوصی شفقت والتفات کو دیکھ کر دم بخود تھے تمام لوگوں سے حضرت مولانا موصوف نے ہم لوگوں کا تعارف کرایا اور بار بار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر فرمایا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص: ۳۲۸۔۳۲۹)

حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی رضی اللہ عنہ کوئی معمولی اور ہندوستانی عالم نہیں بلکہ آلِ نبی، اولادِ علی، سید السادات اور مکہ معظمہ کے قاضی القضاۃ ہیں۔ وہ آلِ نبی اور اولادِ علی فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت سنیت کی علامت ہے اور ان سے بغض وعداوت بدمذہبی اور گمراہی کی پہچان ہے۔ اب اگر کچھ مولوی یا پیر یا حضرت جی اور جناب جی کہلانے والے یہ کہیں کہ ہم سنی ہیں، ہماری سنیت کی پہچان کے لئے اعلیٰ حضرت کی محبت کی ضرورت نہیں، تو ہم فدایانِ مسلک اعلیٰ حضرت اور غلامانِ رضا حضرت سید محمد علوی مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کی روشنی میں یہ فیصلہ کریں گے کہ آپ مولوی ہیں ہوا کریں، آپ پیر ہیں ہوا کریں، آپ حضرت جی اور جناب جی ہیں۔ ہوا کریں ہم سنیوں کو آپ کی ضرورت نہیں۔ فی زمانا ہماری سنیت تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل

بریلوی کی مرہونِ منت ہے۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

حیاتِ اعلیٰ حضرت کا مختصر خاکہ

امام اہلِ سنت، آقائے نعمت، دریائے رحمت، مجدد دین وملّت، سیدی سرکار اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کی ذاتِ گرامی محتاجِ تعارف نہیں۔ ہر سنی صحیح العقیدہ شخص خواہ وہ عوام میں سے ہو یا خواص سے، اپنے اپنے اعتبار سے آپ کے تجدیدی وعلمی کارناموں سے بخوبی واقف ہے۔ آپ کے جدِ اعلیٰ سعید اللہ خان قندھار (افغانستان) کے باعظمت قبیلہ بڑھیچ کے پٹھان تھے۔ مغلوں کے دورِ حکومت میں لاہور تشریف لائے اور معزز عہدوں پر فائز رہے، لاہور کا ''شیش محل'' انہیں کی جاگیر تھا۔ پھر سرکاری فرائض کے سلسلہ میں لاہور سے دہلی تشریف لائے۔ اس وقت آپ شش ہزاری عہدے پر فائز تھے اور دربارِ شاہی سے آپ کو شجاعت جنگ کا خطاب ملا تھا۔ ان کے بیٹے سعادت یار خاں حکومت کی جانب سے ایک جنگی مہم سر کرنے روہیل کھنڈ آئے۔ فتح یابی کے بعد ان کا یہیں انتقال ہوا۔ اس کے بعد ان کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد اعظم خاں نے بریلی آکر سکونت اختیار کر لی۔ پھر تو سرزمینِ بریلی کو یہ عظمت نصیب ہوئی کہ یہ خاندان مستقل طور پر یہیں مقیم ہو گیا۔ حضرت مولانا حافظ کاظم علی خاں بدایوں کے تحصیل دار حضرت مولانا محمد اعظم خاں ہی کے بیٹے تھے اور ان کو آٹھ گاؤں جاگیر میں ملے تھے۔ اُن کے بیٹے حضرت مولانا شاہ رضا علی خاں تھے۔ یہ اپنے وقت کے قطب، ولی کامل اور روہیل کھنڈ کے بزرگ ترین علماء میں تھے۔ اس خاندان میں انہی کے زمانے سے دنیوی حکمرانی کا دور ختم ہوا اور فقر و درویشی کا رنگ غالب آیا، ورنہ آپ سے پہلے بزرگوں کا یہ عالم تھا کہ شروع میں امورِ سلطنت کے عہدوں پر فائز رہتے پھر آخر میں اس سے الگ ہو کر صرف عبادت و

ریاضت میں مشغول ہو جاتے۔ لیکن یہ سلسلہ حضرت مولانا شاہ رضا علی خاں علیہ الرحمۃ کی ذات سے ختم ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے دنیوی حکومت کا کوئی عہدہ اختیار نہ فرمایا اور ابتدا ہی سے زہد و تقویٰ اور فقر و تصوف کی زندگی گزاری۔

ان کے صاحب زادے رئیس المتکلمین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں رضی اللہ عنہ علوم ظاہری و باطنی دونوں سے متصف جلیل القدر عالم و فاضل تھے۔ مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز انہیں کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت بریلی شریف میں دس شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴/ جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ ظہر کے وقت ہوئی یعنی انقلاب ۱۸۵۷ء سے ایک سال قبل ایک فکری انقلاب کا بے باک نقیب دنیا میں تشریف لایا، آپ کا اسم شریف ''محمد'' رکھا گیا اور تاریخی نام المختار، جدامجد حضرت مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمۃ نے آپ کا نام احمد رضا تجویز فرمایا۔ آپ نے خود اس آیت کریمہ سے اپنا سن ولادت نکالا ہے۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط ترجمہ: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

بچپن کے واقعات کو سامنے رکھا جائے تو شیخ سعدی کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

چار سال کی عمر شریف میں قرآنِ کریم ناظرہ ختم کیا اور چھ سال کی عمر میں ربیع الاوّل شریف کے موقع پر بہت بڑے مجمع کے سامنے مسلسل پونے دو گھنٹے تقریر فرمائی، آٹھ سال کی عمر میں درسی کتاب ہدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں تصنیف فرمائی جو آپ کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ دس سال کی عمر میں درس کی مشہور کتاب ''مسلم الثبوت'' پر حاشیہ لکھا اور چودہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ عربی فارسی کی ابتدائی کتابیں حضرت مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھیں۔ شرح چغمینی کے چند اسباق مولانا عبدالعلی رام پوری سے پڑھے جو علم

ہیئت میں مشہور تھے۔ علم جفر و تکسیر حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی سے حاصل کیا اور باقی جمیع علوم عقلیہ ونقلیہ والد ماجد حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمۃ سے حاصل کئے۔ ۱۴ رشعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کوفراغت حاصل کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس دن میں فارغ ہوا اسی دن مجھ پر نماز فرض ہوئی اور اسی دن رضاعت کے مسئلہ کا جواب لکھ کر والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا جو بالکل صحیح تھا۔ آپ کے والد ماجد نے ذہن نقاد وطبع وقاد دیکھ کر اسی دن سے فتویٰ نویسی کی جلیل الشان خدمت آپ کے سپرد کردی۔ ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں اپنے والدین کریمین کے ہمراہ حج فرض ادا کیا اور دوسرا حج ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں کیا اور اسی مرتبہ "الدولة المكيه بالمادة الغيبيه" منکرینِ علم غیب کے رد میں مکہ مکرمہ میں صرف آٹھ گھنٹے کے اندر تصنیف فرمائی۔ اور پھر یہ آفتابِ شریعت وماہتابِ طریقت ۲۵ رصفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ راکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعہ مبارکہ کے دن عین اذان جمعہ کے وقت بریلی شریف میں غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امام احمد رضا بریلوی کی تصانیف تقریباً پچاس فنون میں ہیں۔ جن کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے اور آپ نے علوم ومعارف کے وہ دریا بہائے ہیں کہ تلامذہ ومعتقدین کا تو کیا کہنا معاصرین ومخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ آپ قلم کے بادشاہ ہیں۔ انہیں چیزوں سے متأثر ہوکر علمائے عرب وعجم نے بالاتفاق آپ کو چودھویں صدی ہجری کا مجدد اعظم تسلیم کیا اور حرمین شریفین زادهما الله شرفاً وتكريماً کے مشائخ عظام وعلمائے کرام نے معزز القابات وخطابات سے نوازا جو آج بھی اہلِ حق کے نزدیک ایک مسلم حقیقت ہے۔

اعلیٰ حضرت غیروں کی نظر میں

امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ عشق رسول کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کے مقامِ عشق رسول اور جملہ علوم وفنون کو اپنوں نے تو تسلیم کیا ہی ہے ساتھ ہی غیروں اور مخالفین کے لئے بھی سوائے اعتراف وتسلیم کے کوئی چارۂ کار نہیں رہا۔ ہم

ذیل میں غیروں کے اعترافِ حقیقت کی چند جھلکیاں پیش کر رہے ہیں جنہیں پڑھنے کے بعد محسوس ہوگا کہ اعلیٰ حضرت کا مقام ومرتبہ کتنا بلند وبالا ہے۔ اسی کو کہا جاتا ہے الفضل ما شهدت به الاعداء یعنی فضل وحق وہی ہے کہ دشمن بھی گواہی دیں۔

(۱) مولوی کوثر نیازی دیوبندی

مولوی کوثر نیازی سابق وزیر مذہبی امور حکومت پاکستان مسئلۂ تکفیر پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''میرے استاد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی کبھی کبھی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے کہ ''مولوی صاحب! مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی بخشش توانہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے احمد رضا خاں تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا، تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔''

اور کوثر نیازی دیوبندی صاحب پھر لکھتے ہیں کہ مفتی محمد شفیع دیوبندی سے سناوہ فرماتے ہیں۔ ''جب مولانا احمد رضا خاں صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع دی۔ مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ (اعلیٰ حضرت) تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں، تو مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خاں نے ہم پر کفر کے فتوے اس لیے لگائے ہیں کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہینِ رسول کی ہے، اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔'' (روزنامہ جنگ، لاہور، ۲۳/اکتوبر ۱۹۹۰ء، بحوالہ انوار البیان، ص ۳۹۱-۳۹۰)

(۲) مولوی اشرف علی تھانوی

''حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولانا احمد رضا خاں

بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔'' (اسوۂ اکابر،ص:۱۸،بحوالہ امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں ص:۱۰۸)

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ'' میرے دل میں احمد رضا خاں صاحب کا بے حد احترام ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں لیکن عشقِ رسول کی بنا پر کہتے ہیں کسی اور غرض سے تو نہیں کہتے۔'' (بحوالہ امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں ص:۱۰۸)

(۳) جماعتِ اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی

''مولانا احمد رضا خاں صاحب کے علم وفضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی وسیع نظر رکھتے ہیں اور ان کی اس فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔'' (مقالات یوم رضا،حصہ ۲،ص:۴)

''میری نگاہ میں مولانا احمد رضا خاں مرحوم مغفور دینی علم و بصیرت کے حامل اور مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے قابلِ احترام مقتدا تھے،اگرچہ ان کے بعض فتاویٰ و آرا سے مجھے اختلاف ہے لیکن میں ان کی دینی خدمات کا معترف بھی ہوں۔'' (امام احمد رضا نمبر ماہنامہ المیزان بمبئی ص۱۱۶ بحوالہ تذکرۂ مشائخ قادریہ)

(۴) ملک غلام علی۔ نائب ابوالاعلیٰ مودودی

''حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں اب تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں۔ان کی بعض تصانیف اور فتاوے کے مطالعے کے بعد اس نتیجے پر پہونچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشقِ خدا اور رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔'' (ہفت روزہ شہاب لاہور، بحوالہ مشائخ قادریہ)

(۵) مولوی محمد الیاس بانیِ تبلیغی جماعت

کراچی میں ایک عالمِ دین نے جن کا تعلق مسلک دیوبند سے ہے فرمایا کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد الیاس صاحب فرماتے تھے کہ'' اگر کسی کو محبت رسول علیہ التحیۃ و

الثناء سیکھنی ہو تو مولانا بریلوی سے سیکھے۔" (فاضل بریلوی اور ترک موالات ص: ۱۰۰ از پروفیسر محمد مسعود احمد، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور، بحوالہ تذکرۂ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ)

(۶) مولوی سید محمد یوسف شاہ بنوری دیوبندی کے والد بزرگوار سید زکریا شاہ بنوری پشاوری

"اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ہندوستان میں احمد رضا خاں بریلوی کو نہ پیدا فرماتا تو ہندوستان میں حنفیت ختم ہو جاتی۔" (فاضل بریلوی اور ترک موالات از پروفیسر محمد مسعود احمد بحوالہ تذکرۂ مشائخ قادریہ)

(۷) مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی

"مولانا احمد رضا خاں کو تکفیر کے جرم میں بُرا کہنا بہت ہی بُرا ہے کیوں کہ وہ بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے۔" (رسالہ ہادی دیوبند ص: ۲۰، ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ بحوالہ مترجم المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد)

(۸) مولوی شبلی نعمانی

"مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجرہ اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خاں صاحب کے سامنے کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔" (رسالہ الندوہ ص: ۱۷ بحوالہ مترجم المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد)

(۹) مولوی سید سلیمان ندوی

"اس احقر نے جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ رہ گئیں۔ حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی کی ہیں؟ جن کے متعلق کل تک سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا کہ نہیں، یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں، بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں، جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی

تو میرے استاذ مکرم جناب مولانا شبلی نعمانی صاحب اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں۔'' (ماہنامہ ندوہ ص: ۱۷، بحوالہ القول السدید ص: ۲۶۳)

(۱۰) مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظمِ تعلیمات دیوبند لکھتے ہیں: ''اگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند ایسے ہی (گستاخ و بے ادب) تھے جیسا کہ انھوں نے سمجھا تو (مولانا احمد رضا) خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔'' (اشد العذاب ص: ۱۲، بحوالہ انوار البیان ص: ۳۹۱)

(۱۱) مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی

''جب بندہ ترمذی شریف و دیگر احادیثِ شروح لکھ رہا تھا تو حسبِ ضرورت احادیث کے جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات واہلِ حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہوگیا۔ واقعی مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا ایک زبردست عالمِ دین اور فقیہ ہیں۔'' (رسالہ دیوبند ص: ۲۱، بحوالہ مترجم المعتقد المنتقد ص: ۷۸ مع المستند المعتمد وماہ نامہ اعلیٰ حضرت اپریل۔مئی ۲۰۱۲ء)

(۱۲) مولوی نظام الدین احمد پوری وہابی

''علامہ شامی اور صاحبِ فتح القدیر مولانا کے شاگرد ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں۔'' (سوانح سراج الفقہاء از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور ص: ۴۴)

(۱۳) شاہ معین الدین ندوی ناظم دارالمصنفین اعظم گڈھ

''مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم صاحبِ علم ونظر علماء مصنفین میں تھے۔ دینی علوم خصوصاً حدیث وفقہ پر ان کی نظر وسیع و گہری تھی، مولانا جس دقتِ نظر اور تحقیق کے ساتھ

علماء کے استفسارات کے جوابات تحریر فرماتے ہیں اس سے ان کی جامعیت، علمی بصیرت، قرآنی استحضار، ذہانت وطباعی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے ان کے عالمانہ محققانہ فتاویٰ موافق و مخالف ہر طبقہ کے مطالعہ کے لائق ہیں۔'' (ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ستمبر ۱۹۶۲ء بحوالہ تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ)

(۱۴) مولوی ابوالحسن علی ندوی

''علماءِ حجاز سے بعض فقہی وکلامی مسائل پر مذاکرہ وتبادلۂ خیال کیا، حرمین کے دورانِ قیام آپ نے بعض رسائل لکھے اور علمائے حرمین کے پاس آئے ہوئے سوالات کے جوابات دیئے وہ حضرات آپ کے وفورِ علم، فقہی متون واختلافی مسائل پر دقت نظر، وسعتِ معلومات، سرعتِ تحریر اور ذکاوت وذہانت دیکھ کر حیران رہ گئے۔'''' فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر معلومات کی حیثیت سے اس زمانہ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ علوم ریاضی، ہیئت، نجوم، توقیت، رمل، جفر میں انھیں مہارت تامہ حاصل تھی۔ وہ اکثر علوم کے حامل تھے۔'' (نزہتہ الخواطرج ہشتم، ص:۱۴ مطبوعہ حیدرآباد بحوالہ تذکرہ مشائخ قادریہ)

(۱۵) حکیم عبدالحئ لکھنوی ندوی

حکیم عبدالحئ لکھنوی ندوی نے اعتراف کیا ہے کہ ''فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعۂ فتاویٰ شاہد ہے۔'' (امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری ج ۲، ص:۲۶، بحوالہ تذکرہ مشائخ قادریہ ص: ۴۱۴)

سچ کہا ہے شرفِ ملت حضرت اشرف میاں مارہروی نے ؎

منارِ قصر رضا تو بلند کافی ہے
تم اس کے پہلے ہی زینے پہ چڑھ کے دکھلا دو
فتاویٰ رضویہ تو اک کرامت ہے
ذرا حدائقِ بخشش ہی پڑھ کے دکھلا دو

آپ حضرات نے دیکھ لیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور دوسرے وہابی تبلیغی دیوبندی

مولوی ہمارے اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عاشق رسول کہہ رہے ہیں اور ان کے علوم وفنون اور خدماتِ دینیہ کا اعتراف کرر ہے ہیں اور دیو بندیوں کے بڑے مولانا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تو یہاں تک کہتے نظر آتے ہیں کہ اگر موقع ملتا تو میں ان کے پیچھے نماز ادا کرتا۔ تو گویا دیو بندی بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کو مومن مسلمان ہی نہیں بلکہ عظیم بزرگ تسلیم کرتے ہیں جبھی تو اعلیٰ حضرت کے پیچھے نماز پڑھنے کی تمنا اور خواہش کرتے نظر آتے ہیں۔

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ، گایا عجم نے تیرا ترانہ
مانے ہے تجھ کو سارا زمانہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت کی آخری مجلس

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی سخت علالت کے زمانے میں نقاہت وکمزوری کے باوجود بھی آپ کی ہر مجلس وعظ ونصیحت کا ذخیرہ ہوا کرتی، علالت کے زمانے میں آپ کثرت سے اپنے مشفق ومہربان نبی، رحیم وکریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر فرمایا کرتے اور خصوصیت کے ساتھ اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے حسنِ خاتمہ کی دعا کرتے۔ آپ کی خشیت اور گریہ وزاری کی یہ حالت تھی کہ اکثر احادیث بیان فرماتے تو خود آپ کی اور حاضرینِ مجلس کی روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں۔ اکثر فرمایا کرتے کہ جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا اس نے سب کچھ پالیا۔ کبھی فرماتے کہ اگر اللہ تعالیٰ بخش دے تو یہ اس کا فضل ہے اور نہ بخشے تو اس کا عدل ہے۔ ایک دن لوگوں کو کاشانۂ اقدس پر طلب فرمایا اور دین وایمان کو بچانے کے سلسلہ میں ان کو سخت تاکید اور نصیحت فرمائی۔ وعظ ونصیحت کی اس آخری مجلس میں آپ نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے۔

"پیارے بھائیو! مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں۔ تین ہی وقت ہوتے ہیں۔ بچپن، جوانی، بڑھاپا، بچپن گیا، جوانی آئی، جوانی گئی بڑھاپا آیا۔ اب کون سا

چوتھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے؟ ایک موت ہی باقی ہے۔ اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں، میں ہوں، اور میں آپ لوگوں کو سناتا رہوں، مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں۔

تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیو بندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزۃ جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ان سے ائمۂ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندہ کو کھڑا کر دے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو حجۃ اللہ قائم ہو چکی۔ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔ جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور ونجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت وہلاکت۔

(ملخص وصایا شریف)

اعلانِ عام

خدا توفیق دے تو مجھ کو بس یہ کام کرنا ہے
زمانے بھر میں پیغام رضا کو عام کرنا ہے
ہو علم تو پھر کیا نہیں قبضہ میں تمہارے
تم چاہو تو صحرا کو بھی گلزار بنا دو

بحمدہ تبارک وتعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارالعلوم اہل سنت انوار القرآن غوثیہ جامع مسجد مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے باک ترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا ایک عظیم الشان اور ایسا منفرد ادارہ ہے جس میں مہمانانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وعمدہ تعلیم کا معقول انتظام وانصرام ہے۔ یہاں حفظ بالحدر اور درسِ نظامی از اعدادیہ تا متوسطات کی تعلیم باصلاحیت اور ذی استعداد اساتذۂ ذوی الاحترام کے زیر سایہ خوشگوار اور اطمینان بخش ماحول میں انجام دی جا رہی ہے۔ طلبہ کے قیام وطعام کے علاوہ علاج ودیگر ضروریات کی کفالت بھی یہ ادارہ انجام دیتا ہے۔ لہٰذا شائقین اور خواہش مند طلبہ حضرات زیور علم سے آراستہ ہونے کے لئے ادارہ ھٰذا کا رُخ کریں۔

(المعلن) محمد مظفر حسین قادری

رئیس الاساتذہ دارالعلوم ھٰذا